ولی اللّٰہی سلسلہ تصوف کی معرکہ آرا کتاب

انفاس العارفین

مصنف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۴ھ ـــ ۱۱۷۶ھ

مترجم

پیر سید محمد فاروق القادری ایم اے



فرید بک سٹال لاہور

نہیں ؎

کجا غیر کو غیر کو نفسِ غیر سوی اللّٰہ واللّٰہ ما فی الوجود

یہاں لفظ فــی حلول پر دلالت کرتا ہے ذاتِ حق اور اس کے شیونات کے مظاہر ظاہر ہیں۔ پس اس کی ذات وصفات کس طرح غیر میں حلول کرتی ہیں' یا غیر سے متعلق ہو جاتی ہیں اور یہ تو مستلزم اثنینیّت ہے' پس معلوم ہوا کہ خدا کے سوا میں خدا نہیں جیسا کہ اس کے سوا کوئی چیز اس میں موجود نہیں' چنانچہ صوفیاء کے اس قول کہ ''لیــس فــی ذاتــه ســواهُ ولا ذاته فی ســواهُ'' (اس کی ذات میں اس کا غیر موجود نہیں اور نہ وہ خود اپنے غیر میں موجود ہے) معلوم ہوا کہ یہ دونوں عبارتیں وحدتِ وجود کے بارے میں ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتیں۔

عظمتِ قرآن

فرمایا کہ عارفین میں سے کسی نے کہا ہے کہ قرآن مجید میرے لیے بحر اور آیاتِ قرآنیہ موجوں کی صورت میں ظاہر ہوئیں' جب میں ایک آیت پر غور کرنے لگا تو بے انتہا پوشیدہ معانی مجھ پر آشکارا ہوئے اور میرے دل میں یہ آیا کہ یہی ہے وہ قرآن جو آں حضرت ﷺ پر نازل کیا گیا تھا' اس طرح میں نے عظمتِ قرآن کو جان لیا۔ جب کوئی ولی خداوند تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کے حضور بعض آدمیوں کے لیے کوئی چیز طلب کرتا ہے تو اسے حسبِ مطلوب ایک دو آیات قرآنیہ الہام کی جاتی ہیں۔

فرمایا کہ جب وجودِ حق صُوَرِ امکانیہ میں ظاہر ہوا تو صفاتِ واجبیہ پردہ ہائے امکان میں پوشیدہ ہو گئیں جیسا کہ نشہ استعمال نہ کرنے والا کاریگر اچانک نشہ آور چیز استعمال کرنے سے اپنے اوصاف کاریگری سے بے خبر ہو جاتا ہے۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) کہتا ہے کہ مظاہر ممکنہ میں وجود جلوہ گر ہوتا ہے' تو اس وقت صفاتِ کاملہ ظہور پذیر نہیں ہوتیں۔

مقاماتِ سلوک

ایک صوفی کے اس قول کہ ما بعد المقام الذی وصلناہ مقام (یعنی جس مقام تک ہم پہنچے ہیں اس کے بعد بھی ایک مقام ہے) اور ایک دوسرے عارف کے اس قول کہ فــوق کــل مــقام مقام مالا یتناھی (ہر مقام کے درے ایک اور مقام ہے اور یہ سلسلہ وراء ہے)